بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۱۵ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۲ شہادت ۱۳۳۹ ھش | ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء | نمبر ۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۱ اپریل بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند بھی اچھی آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں:

جماعت احمدیہ کی ۴۱ ویں مجلس مشاورت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ۴۳ لاکھ سے زائد کے میزانیوں کی متفقہ طور پر منظوری

ربوہ — جماعت احمدیہ کی ۴۱ ویں مجلس مشاورت یہاں ۸ اور ۹ اپریل ۱۹۶۰ء کو دو روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۹ اپریل بروز ہفتہ سوا پانچ بجے شام خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود شوریٰ کے افتتاحی اور اختتامی ہر دو اجلاسوں میں تشریف لا کر نمائندگان مشاورت کو اپنے روح پرور خطاب اور زریں ہدایات سے نوازا۔ دوسرے روز پہلے اجلاس میں حضور ناسازیٔ طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے اسلئے حضور کی زیر ہدایت امیر صدارت کے فرائض محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان نے ادا فرمائے۔ ان دو روز میں شوریٰ کے کل تین اجلاس منعقد ہوئے جس میں مجلس شوریٰ نے سب کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں اصلاح و ارشاد اور تعلیم کے سلسلہ میں بعض اہم تجاویز کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کے حق میں اپنی متفقہ رائے کا اظہار کیا۔ دونوں انجمنوں کے میزانیوں کی موجودہ رقم ۴۳ لاکھ سے کچھ زائد بنتی ہے۔

پروگرام کے مطابق مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۱۰ اپریل بروز اتوار تک جاری رہنا تھا۔ لیکن چونکہ ۹ اپریل کے سہ پہر کے اجلاس میں ہی ایجنڈے میں درج شدہ امور پر (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے شدید چکر آنے اور درد کمر کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ نیز ہاتھ کی تکلیف بھی تا حال چل رہی ہے۔ ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

خدمت دین کا نادر موقعہ

ایسے مخلص ریٹائرڈ احباب جو تبلیغ اسلام کا شوق رکھتے ہوں۔ اور جن کی صحت اور حالات بیرونی ممالک میں کام کرنے کی اجازت دیتے ہوں۔ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ ایسے احباب کو تین یا چار سال کے لئے عارضی وقف کی دعوت دی جاتی ہے:

جو دوست اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ کوائف و تصدیق امراء دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

دو نکاحوں کی بابرکت تقریب

(۱) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کے صاحبزادے چوہدری محمد خالد صاحب آف مرکنٹائل بنک چٹاگانگ کا نکاح امۃ الحی بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب (آف شاہ نواز لمیٹڈ) کراچی کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

(۲) نیز اس موقعہ پر مکرم شمس صاحب نے مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب (آف شاہ نواز لمیٹڈ) کراچی کے صاحبزادے محمود نواز صاحب کے نکاح کا اعلان بھی ہمراہ بشریٰ سعیدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد سعید صاحب اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔

ہر دو نکاحوں کے اعلان کے بعد مکرم شمس صاحب نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو ان کے خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور دینی سعادت کا موجب بنائے آمین اللّٰھم آمین

اعلان

سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ کے متعلق ۱۹۵۸ء میں اخبار الفضل میں جو اعلان ہوا تھا۔ وہ افریقہ سے آنے والی بعض شہادتوں کی بناء پر تھا۔ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ کے خلاف جو شہادتیں ہیں ہمیں ان پر اعتبار نہیں۔ یہ شہادتیں سب غلط ہیں۔ اس لئے ہم سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ کو بری قرار دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ کی پرانی خادمہ ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف شہادتوں کی ضرورت نہیں۔ ان کی اپنی گواہی کافی ہے۔ نیز یہ کہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ کے ساتھ ہم نے کوئی مقاطعہ نہیں کیا۔"

(ناظر امور عامہ)

صدر ناصر کیلئے پاکستانی تحفے

کراچی ۱۱ اپریل۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی طرف سے صدر ناصر کے لئے جو تحفے پیش کئے جانے والے ہیں۔ وہ ملک کے مختلف مقامات سے کراچی بھیج دیئے گئے ہیں جو صدر ناصر کو قیام کراچی کے اثناء میں پیش کئے جائیں گے:

متحدہ عرب جمہوریہ کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۱ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کا چار رکنی تجارتی وفد کل شام بذریعہ طیارہ کراچی پہنچ گیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب وزیر تجارت ڈاکٹر محمود برادی الشیرتی اس وفد کے قائد ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء

ہمارا بجٹ

احباب کو اس بات کا علم ہے کہ جماعت نے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خداداد عزیمت کی وجہ سے دنیا کے تقریباً تمام کناروں تک تبلیغ اسلام کو پہنچانے کے لئے اسلامی مرکز قائم کئے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ ہر قوم بلکہ حتی الوسع ہر متنفس تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے احباب کو یہ بھی علم ہے کہ یہ کام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادہ سے تحریک جدید کے سپرد کیا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ جماعت اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود اتنا وسیع اور مؤثر جہاد کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے کہ جس کو تمام عالم اسلام ایک طرف اور تمام غیر اسلامی ممالک دوسری طرف محسوس کر رہے ہیں۔

چنانچہ جیسا کہ ہم نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں ذکر کر چکے ہیں ۔ لنڈن کے آرچ بشپ نے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مہم اور عیسائیت کی اس کے مقابلہ میں شکست کو محسوس کر کے اسلام کو چیلنج کیا ہے اور پادریوں نے اینٹی اسلامک تنظیم کی بنیاد بھی رکھدی ہے ظاہر ہے کہ جہاں تک مال و دولت کا تعلق ہے شاید ہم اس چیلنج کا جواب نہ دے سکیں۔ عیسائی دنیا کے پاس اس وقت تمام دنیا کے خزانے ہیں اور وہ دولت میں ہم سے اتنا آگے ہیں کہ ہم ان کے مقابلہ میں پاسنگ بھی نہیں۔ جہاں ہم ایک دو پیسہ خرچ کر سکتے ہیں عیسائی مشن وہاں لاکھوں پونڈ خرچ کرتے ہیں۔ پھر ان کے پاس تمام قسم کے سامان ہیں افریقہ جیسے صحرائی ملک کے اندر داخل ہونے اور ہر طرف اپنا تبلیغی جال پھیلانے کے لئے ان کے ذرائع ہمارے شمار میں بھی نہیں آسکتے۔

آج اگرچہ بعض اسلامی اقوام اور ممالک آزاد ہیں مگر تمول میں مسلمان یورپین اقوام کے مقابلہ میں کوئی ایسی حیثیت نہیں رکھتیں کہ جس کا ذکر کیا جائے۔ اس کے علاوہ مسلمان اس وقت ایک بحرانی حالت میں سے گذر رہے ہیں۔ کئی صدیوں سے وہ یورپین اقوام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے حملے کا مقابلہ کرتے چلے آئے ہیں ۔ دنیوی لحاظ سے ان میں تاب مقاومت کم ہو چکی ہے اور باوجود اس کے جیسا کہ ہم نے کہا ہے کئی ایک ملک آزاد کہلاتے ہیں ان میں جہاں تک دنیوی مال و دولت اور ساز و سامان کے تعلق اتنی سکت نہیں ہے کہ مغربی اقوام کا مقابلہ کر سکیں اس کے باوجود اللہ تعالےٰ نے صداقت میں بھی عظیم الشان طاقتیں رکھی ہیں اور اگرچہ جماعت احمدیہ وہ واحد اسلامی جماعت جو ساری دنیا میں اینٹی اسلامک تحریکوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ نہایت غریب جماعت ہے لیکن صداقت اسلام کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر وہ میدان کارزار میں نکلی ہوئی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تمام شرک و کفر کے مقابلہ میں کھڑی ہے ۔ اور کئی محاذوں پر محض اللہ تعالےٰ کے سہارے پر مخالفانہ نہایت تند جھگڑوں کا مقابلہ کر رہی ہے اور چونکہ جماعت احمدیہ ہی اس وقت میدان عمل میں ہے۔ اسلئے لنڈن کے آرچ بشپ کے چیلنج کا جواب بھی جماعت احمدیہ کا ذمہ ہے۔ مگر ہماری بے بضاعتی ملاحظہ ہو کہ اس دفعہ مشاورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کے مطابق جماعت کے سالانہ بجٹ کو ۲۵ لاکھ تک لے جانے کی تجویز بھی ایجنڈا میں رکھی گئی ہے کہ ؎

لڑا دے ممولے کو شہباز سے

کہاں عیسائی مشنوں کے بے پناہ ساز و سامان اور مال و زر کو پانی کی طرح بہانا تاکہ نعوذ باللہ اسلام کا نام دنیا سے مٹا دیا جائے۔ اور کہاں ابھی صرف ۲۵ لاکھ تک سالانہ بجٹ لے جانے کی خواہش اور کس لئے ؟ تاکہ ہیچ میدان دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا جائے ؟

ہے یہ کوئی نسبت کی بات . . . . . .

دنیا کے تمام ماہرین اقتصادیات اس نسبت کو دیکھ کر ضرور قہقہہ مار اٹھیں گے ۔ وہ کہیں گے کیا بدی اور کیا بدی کا شور ٹھیک ہے دنیادار یہی کہیں گے ۔ دشمنان اسلام بھی کہیں گے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں پہلے ہی اس کا جواب دیا ہوا ہے

آج شرک و الحاد نے جو چیلنج اسلام کو دیا ہے۔ اس کا جواب قرآن کریم میں سورہ کہف میں تفصیل کے ساتھ دیا ہوا ہے۔ یہاں ہم صرف اس قدر ہی اشارہ کر سکتے ہیں کہ سورۂ کہف کی بار بار تلاوت کریں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو اس سورہ کی تفسیر کی ہے اسکو بار بار پڑھیں۔ اس چیلنج کا جواب وہاں مل جائے گا۔

آج بے شک شرک و کفر ہمارے پچیس لاکھ سالانہ بجٹ پر قہقہہ ماریں گے اور اپنے ساز و سامان دیکھ بڑے مطمئن ہوں گے۔ لیکن اس جنگ کا انجام وہی ہو گا جو اللہ تعالےٰ نے سورہ کہف میں بیان فرما دیا ہے۔ اسلئے ہمیں حسرت و یاس سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ ہمارے ساتھ قرآن کریم کی صداقتیں ہیں ہماری پشت پر الٰہی سہارے کا ہاتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت دنیا میں از سر نو اسلام کی صداقت قائم کرنے اور رسالت محمدیہ کا پھریرا اڑانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس نے جس طرح اللہ تعالےٰ نے پہلے اپنی جماعتوں کو جان و مال کی قربانی کا معجزہ دیا ہے اسی طرح ہم کو بھی جان و مال کی قربانی کا معجزہ اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم میں بھی ایسی روحیں موجود ہیں جو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر اسلام کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرتے ہیں۔ بیشک ہم غریب ہیں اتنے غریب کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کے لئے فی الحال ہم پچیس لاکھ کا سالانہ بجٹ بنانے کی خواہش رکھتے ہیں اور اگرچہ یہ بجٹ شرک کے ایک مشن کے سالانہ خرچ کے مقابلہ میں بھی بظاہر ہیچ نظر آتا ہے۔ مگر ہم علی وجہ البصیرت اور گذشتہ تجربہ کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری غریب جماعت کا ایک ایک پیسہ اتنی طاقت رکھتا ہے کہ کروڑوں پونڈ کے سالانہ بجٹ بھی وہ طاقت نہیں رکھتے کیونکہ اس ایک ایک پیسہ پر اللہ تعالیٰ کی برکت کی مہر ثبت ہوتی ہے۔ جماعت کے ایثار اور قربانی کی روح اس میں داخل ہوتی ہے۔ اسلئے مایوس ہونے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں

وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا ○ مالھم بہ من علم ولا لاٰبائھم کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا ○ فلعلک باخع نفسک علیٰ اٰثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفًا ○ انا جعلنا ما علی الارض زینۃً لھا لنبلوھم ایھم احسن عملًا ○ وانا لجاعلون ما علیھا صعیدًا جرزًا ○

(سورہ کہف آیت ۵ تا ۹)

درخواست دعا

میرے برادر نسبتی قریشی نورالدین صاحب راولپنڈی میں بعض سخت پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ان کی پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں

(محمد احمد پانی پتی — لاہور)

وصیت کیلئے ضروری شرط

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرسلہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے۔ بلکہ ضرور ہوگا کہ ایسا وصیت کرنیوالا جہاں تک اس کیلئے ممکن ہے پابندِ احکامِ اسلام ہو اور تقوےٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت دفعہ ۷)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت
اور
ڈاکٹر طٰہٰ حسین صاحب کے نظریات

از محترم مولوی غلام باری صاحب سیف

(۳)

ان نکتہ نظر کے حامی اپنی تائید میں کبھی کبھی اس بدو کی مثال بھی پیش کرتے ہیں۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا تھا اسے محمدؐ! اس مال غنیمت کی تقسیم میں انصاف ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ یا اس بدو کا واقعہ بیان کیا کرتے ہیں۔ جس نے حضرت عمر کو بر سر منبر کہا تھا۔ اس کرتے کا کپڑا کہاں سے لیا ہے۔ جبکہ ہر ایک کو ایک چادر حصہ میں آئی ہے۔ اور تمہاری قمیص ایک چادر میں بن نہیں سکتی تھی۔ مگر ان مثالوں کو پیش کرنے والے اتنا تو سوچیں کہ ان کی مزعومہ شورے کا متدل ان بدوؤں کا گستاخ طرز عمل ہی ہے۔ پھر خدارا کوئی یہ بھی سوچے کہ اگر خلیفہ راہ عدل سے ہٹ گیا ہے، اگر وہ اسلامی سیاست کے اصولوں سے منحرف ہو گیا ہے۔ یا ہو سکتا ہے۔ تو اس امر کی کیا ضمانت ہے۔ کہ وہ شورے حق پر ہی رہے گی۔ خلیفہ راشد کو تو ایک قسم کی عصمت صغرےٰ حاصل ہے۔ یعنی وہ ایسی غلطی نہیں کرتا۔ جو قوم کو ہلاکت کی طرف لے جائے۔ اس کے لئے تمکنت فی الدین کا قرآنی وعدہ ہے۔ لیکن اس شورے کے لئے کس عصمت کا اور کہاں وعدہ ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں آگے جا کر عرض کروں گا۔ کہ اس فتنہ کبرےٰ کا تو ایک سوراخ ہی یہ تھا۔ کہ ہر کہ ومہ نے سمجھ لیا۔ کہ خلیفہ کے اعمال پر نکتہ چینی کا اسے بنیادی حق حاصل ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس سلبی تنقید نے اپنے انفرادی حقوق سے تجاوز کر کے ایجابی رنگ اختیار کر لیا۔ کہ اب ذوالنورین سے وہ جواب طلبی کرتے تھے۔ کہ جو اسلام کی روح تک کو بھی نہ سمجھتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے خلافت کے سب سے پہلے خطبہ پر غور کیجئے۔ اور پھر فرمایئے کہ خلیفہ امت کا نگران ہے یا امت خلیفہ کی نگران۔

نما مثل العرب مثل
جمل انف اتبع قائدہ
فلینظر قائدہ حیث
یقودہ واما انا فورب الکعبۃ
لاحملنکم علی الطریق

ترجمہ:۔ عرب کی مثال اس اونٹ کی ہے جس کے ناک میں نکیل ہو۔ وہ اپنے چلانے والے کے پیچھے پیچھے چلتا ہے پس اس کے چلانے والے کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ اسے کہاں لے جاتا ہے۔ کعبہ کے خدا کی قسم میں تو تم کو راستہ پر لگاؤں گا۔

اور تو اور خود فاضل مصنف تحریر فرماتے ہیں:۔

"خلافت کے بارہ میں حضرت عثمان یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ مسلمانوں کو خلیفہ کے اعمال پر گرفت اور سزا دینے کا حق تو ایک طرف رہا اس کے اعمال پر نگرانی اور پابندی عائد کرنے کا بھی انہیں حق حاصل نہیں۔ لہٰذا بخیال خویش انہوں نے جو عہد دیا تھا۔ اس کے لئے وہ لوگوں کی بجائے خدا کے روبرو جواب دہ تھے۔"

(فتنۃ الکبریٰ)

اور مندرجہ بالا مسلک اور خیال ان لوگوں کا ہے۔ جن کی قیادت اور فضیلت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ترجمان فیض سے ارشاد صادر ہوا تھا جنہیں چنا تو قوم نے تھا۔ لیکن خدا کی مشیت نے خود ان کا انتخاب کروایا تھا۔ اس حقیقت کی طرف وہ الفاظ اشارہ کرتے ہیں۔ جو بانئ اسلام فداہ ابی وامی نے ابوبکرؓ کے انتخاب کے متعلق فرمائے تھے۔

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ لقد هممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر حتی اکتب کتاباً فاعهد ان یتمنی المتمنون و یقول قائل انا اولی قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون اویدفع اللہ ویابی المؤمنون

(بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف جزء رابع مصری)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران میں فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا۔ کہ میں ابوبکر کو بلوا بھیجوں۔ اور انہیں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے خیال آیا۔ خواہشمند خواہش کرے گا۔ اور کہنے والا کہے گا میں زیادہ مستحق ہوں۔ لیکن خدا ایسا نہیں کرنے دیگا اور مومن بھی دھکے دیں گے۔

دیکھئے اس حدیث میں کس طرح بندوں کی مرضی کو خدا کی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ دکھایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مسلک کو ہی دیکھ لیجئے۔ ان لوگوں سے جو خلافت پر کسی Body کو بالادستی دینا چاہتے تھے۔ کیا سلوک آپ نے فرمایا تھا پس دین اور حق یہی ہے۔ کہ خلیفہ خدا کے سامنے جواب دہ ہے اس سے محاکمہ کرنے والا خدا ہے۔ رعایا کو احتساب کا حق نہیں ہے۔ انتظامی طور پر شریعت کے جاری کرنے پر خلیفہ کے اوپر کوئی انسانی طاقت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسی تشکیل چاہتا ہے۔ تو پھر وہ اسلامی نظام خلافت کی بات نہیں کرتا۔ کسی دوسرے نظام کی تشیح کرنا چاہتا ہے۔ خلافت راشدہ نبوت کا تتمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک میں وہ نبی۔ بظاہر ادھورے کام کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوتی ہے۔ (الوصیۃ) ان پر قدغن لگانے کا حق انہیں نہیں دیا جا سکتا۔ جنہیں ان کی اطاعت کا حکم ہے۔

اسلام کا نظام حکومت

سوال کیا جاتا ہے کہ کیا اسلامی نظام حکومت جمہوری نہیں ہے واضح رہے کہ اسلامی نظام خلافت نہ تو جمہوریت کی اس تعریف کے تحت جمہوری ہے۔ کہ عوامی حکومت جو عوام کے ذریعہ عوام کی خاطر کام کرے۔ جس میں عوام کو حق ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے حکام کو آزادانہ انتخاب کے ذریعہ ایک وقت معینہ کے لئے منتخب کریں۔ اور اگر چاہیں تو عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعہ اسے حکومتی عہدہ سے

چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ احباب کو الفضل سے علم ہو چکا ہے چوہدری برکت علی خان صاحب سابق وکیل المال وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب مرحوم جو غالباً گڑھ شنکر (ضلع ہوشیارپور) کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اولاً انہوں نے قادیان میں آ کر کچھ عرصہ اخبار الحکم میں کام کیا۔ اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے عملہ میں شامل ہو کر ہمیشہ کے لئے "نوکر شاہی" بن گئے۔ اور اس خدائی نوکری کو انہوں نے نواز پچاس سال اس اخلاص اور جان نثاری اور وفاداری اور محنت سے نبھایا۔ جو ہر احمدی کے لئے قابل رشک ہے۔ میں نے ایسے بے ریا اور جان فشانی سے کام کرنے والے بہت کم لوگ دیکھے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ خدا انہیں اس پاک گروہ میں داخل فرمائیگا۔ جن کے متعلق وہ فرماتا ہے کہ منھم من قضیٰ نحبہ وہ انتہائی عمر تک جب کہ وہ قریباً ۸۰ سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ اس والہانہ جذبہ کے ساتھ کام کرتے تھے۔ کہ دل سے دعا نکلتی ہے۔ ان کا آخری خاص کارنامہ پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید کی کتاب کی تیاری اور اشاعت تھی۔ ابھی چار پانچ دن کی بات ہے۔ جبکہ وہ بے حد کمزور ہو چکے تھے اور گویا ان کے آخری سانس تھے۔ انہوں نے میاں عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ کی زبانی مجھے یہ پیغام بھجوایا کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات سے جو خلا تبلیغ کے میدان میں پیدا ہوا ہے۔ اسے جس طرح بھی ممکن ہو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ سلسلہ کے تبلیغی کام میں روک نہ پیدا ہو میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کی اولاد کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور جماعت کو ان کا بدل عنایت کرے آمین یا ارحم الراحمین چوہدری صاحب کو جنازہ بھی ایسا نصیب ہوا۔ جو بہت کم لوگوں کو میسر آتا ہے۔ کیونکہ ایک تو جمعہ تھا اور دوسرے شاورت کی وجہ سے بیرونی مہمان بھی بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۸ اپریل ۱۹۶۰ء

لگ کو دیں۔ خلیفہ سے خلافت کا لباس تو موت ہی چھین سکتی ہے۔ کسی فرد بشر کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس سے اس کا مطالبہ بھی کرے لیکن اگر جمہوریت کی یہ تعریف کی جائے کہ وہ حکومت جس میں جمہور کی بہبود کا خیال رکھا جائے اور اپنے آپ کو اس امر کا پابند رکھا جائے کہ عوام کے ساتھ ایسا سلوک ہو جو عدل و مساوات پر مبنی ہو اور تحکم و جور سے مبرا ہو۔ تو اسلام کا نظام جمہوری ہے کہ اس کی بنیاد عقیدت پر ہے نہ کہ جبر و تحکم پر۔

«حضرت عثمانؓ کا انحراف»

تیسرا امر جس کی طرف فاضل مصنف نے اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس فتنہ کی ایک وجہ حضرت عثمانؓ کا طرز عمل ہے جس کی وجہ سے جلیل القدر صحابہؓ ان سے ناراض تھے اس ضمن میں انہوں نے حضرت علیؓ۔ عبدالرحمانؓ بن عوف۔ ابوموسیٰ اشعریؓ۔ ابوذر غفاریؓ۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ۔ عبداللہ بن مسعودؓ۔ عمارؓ بن یاسر۔ عمرو بن العاصؓ کا نام خصوصیت سے تحریر کیا ہے۔ افسوس ہے کہ یہاں بھی ہم اُن کے خیال سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ ان بزرگوں کی ناراضگی کسی حکومتی پالیسی سے بنیادی اختلاف کی بناء پر تھی۔ درست ہے کہ بعض بزرگوں سے انہوں نے ان کے نادرست طرز عمل کی وجہ سے باز پرس کی اور بعض کو بعض مصالح کی بناء پر معزول کیا گیا لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ بزرگ شخصیتیں عام دنیادار افراد کی طرح دلوں میں کدورت کو مستقل جگہ دیدیتے تھے اور پھر وہ اولی الامر کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے صحابہؓ تو وہ لوگ تھے جن کے قلوب کی طہارت اور ضمیر کی پاکیزگی کی شہادت خود خدا نے دی ہے اور جن کی تعریف میں مامور زمانہ نے یہ فرمایا:۔

صادفتهم قوماً كروث ذلة
فجعلتهم كسبيكة العقيان

کہ اے میرے ازلی محبوب تو نے ان عربوں کو لید کی طرح ذلیل پایا تھا لیکن پانسے کے سونے کی طرح بنا دیا۔

مثل مشہور ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس صورت میں ہم اس درخت کے متعلق لوگوں کو اچھی رائے قائم نہیں کرا رہے ہونگے۔ جس درخت کے وہ پھل تھے۔

فاضل مصنف نے بھی ان میں سے کسی کے بارہ میں حضرت عثمانؓ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہیں کی۔ جس کی بناء پر خود انہوں نے بیعت نہیں کی۔ اتنا ضرور ہے کہ حضرت عثمانؓ کی طبیعت میں نرمی تھی وہ حضرت عمرؓ کی طرح سخت نہ تھے لیکن ان کی نرمی ایسی نہ تھی جسے ضعف سے تعبیر کیا جائے۔ انہوں نے جس عامل کے متعلق ضروری سمجھا اسے معزول کیا۔ کیا یہ ان کی کمزوری تھی؟ کیا یہ ان کی کمزوری تھی کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ اور عبداللہ بن ابی سرح کو بحری بیڑے کی تشکیل کی اجازت نہ دی کہ جس کی اجازت حضرت عمرؓ بھی ان کو نہ دیتے تھے۔ خود مطالبہ عزل کے مقابلہ میں انہوں نے جس جرأت کا مظاہرہ کیا۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ کمزور پالیسی کے مالک تھے؟ وہ شخص جو محاصرہ کے وقت اپنے محافظوں کو گھر بھیج دیتا ہے اس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں ایک گونہ کمزوری تھی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجوہات تھیں کہ سب کچھ حضرت عثمانؓ کے وقت میں ہوا حضرت عمرؓ کے وقت میں نہ ہوا اس کا جواب اس عظیم محقق کی زبان سے سنیئے جسے خدا نے کہا تھا کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

> "یہ فتنہ حضرت عثمانؓ کے کسی عمل کا نتیجہ نہ تھا بلکہ یہ حالات کسی خلیفہ کے وقت میں بھی پیدا ہو جاتے۔ فتنہ نمودار ہو جاتا اور حضرت عثمانؓ کا صرف اس قدر قصور ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ جب ان فسادات کے ظاہر ہونے کا وقت آچکا تھا۔ ورنہ ان فسادات کے پیدا کرنے میں ان کا اس سے زیادہ دخل نہ تھا جتنا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ فسادات دونوں بزرگوں کی کسی کمزوری کا نتیجہ تھے۔"

(باقی)

محترم چوہدری برکت علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قریشی عبدالرشید صاحب آڈیٹر تحریک جدید

استاذی المکرم محترم چوہدری برکت علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا لمبا موقعہ عطا فرمایا جس کا آغاز غالباً ۱۹۰۵ء میں آپ نے الحکم کے دفتر سے کیا۔

بعدہٗ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف عہدوں پر کام کرتے ہوئے آپ ایڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے عہدے پر پہنچے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید شروع ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور حضور نے آپ کو تحریک جدید کے مالی شعبہ کا انچارج بنایا جہاں آپ نے دن رات کی محنت شاقہ اور انتھک جدوجہد سے ایسے رنگ میں اپنے آپ کو اس انتخاب کا اہل ثابت کیا کہ بالآخر ۱۹۵۷ء میں تحریک جدید کی تیئیس سالہ شاندار خدمت کے بعد آپ کو ایک کامیاب و کامران وکیل المال کی حیثیت سے ریٹائر ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا آپ کے کام کی تعریف فرمائی اور متعدد دفعہ خطبات اور مجلس مشاورت کے مواقع پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

حضرت چوہدری صاحب مرحوم و مغفور سے میرا تعارف قادیان میں ۱۹۲۶ء میں ہوا بلکہ مجھے آپ کے ساتھ ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی سعادت ملی۔ اس اثنا میں مجھے آپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا

حضرت چوہدری صاحب مرحوم بلاشبہ ایک بے لوث اور مسلسل سترہ۔ سترہ۔ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کام کرنے والے بزرگ تھے آپ کے کام کا طریق دو اصولوں پر مبنی تھا اول یہ کہ تحریک جدید کے ہر وعدہ کرنے والے دوست سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنے کی کوشش فرماتے۔ اور اس وجہ سے روزانہ ڈاک کا جواب خود اپنے ہاتھ سے ہر دوست کو تحریر فرماتے اور خط کو ایک ایسا ذاتی رنگ دیتے کہ قاری بہرا اثر لئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ دوم روز کا کام روز ختم کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور روزانہ ڈاک کا جواب شام کو لکھکر فارغ ہوتے تھے۔ اس وجہ سے دفتری اوقات آپ کے لئے ناکافی تھے۔ وعدہ جات کی تحریک کے دنوں میں ہم نے آپ کو دفتر سے رات کے ۹-۱۰ بجے سے قبل گھر جاتے ہوئے شاذ ہی دیکھا تھا۔ سب سے آخر میں وعدوں کی مکمل رپورٹ اور دن بھر کے کام کا خلاصہ ۹-۱۰ بجے رات کے قریب حضرت اقدس کے حضور بھجواتے اور کچھ دیر تک انتظار فرماتے کہ حضور کی طرف سے رپورٹ کے ملاحظہ کے بعد کوئی استفسار نہ آجائے اس کے بعد گھر تشریف لے جاتے

باوجود تعلیم کی کمی کے آپ کو اخبار کے لئے نوٹ لکھنے کا ایک خاص ملکہ حاصل ہو گیا تھا اور آپ کا اسلوب تحریر ایک منفرد رنگ اختیار کر گیا تھا جو بعد میں کسی سے نقل نہ ہو سکا۔ آپ کے نوٹ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ باوجود اپنی سادگی کے وہ کس قدر گہرے اثر کے حامل ہوتے تھے اور چندہ تھا کہ اس کے نتیجے میں اُمڈا چلا آتا تھا۔

چندہ جمع کرنے میں آپ کو ایک خاص مہارت تھی۔ دو چار لاکھ روپیہ کسی تحریک کے لئے جمع کرنا آپ بہت معمولی بات سمجھتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بقایاجات کی وصولی کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ جن دوستوں کو چندہ جمع کرنے کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ بقایاجات بالخصوص طوعی چندوں کے بقائے وصول کرنا خاصہ مشکل کام ہے۔ لیکن اس میں بھی مکرم چوہدری صاحب کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور آپ نے اس مد میں ایک کثیر رقم جمع کر کے تحریک جدید کو دی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد مرحوم کی تمام تر توجہ پانچ ہزاری فوج کے انیس سالہ حساب کی تدوین و ترتیب اور خوبصورت کتاب طباعت کی طرف رہی۔ چنانچہ آپ کی مرتبہ یہ کتاب مخلصین کے ہاتھوں پہونچ کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہے ۱۹۴۷ء کے قیامت خیز ہنگامے میں ہجرت کے وقت خدا کے اس مخلص بندے کو اگر فکر تھا تو صرف اس بات کا کہ مخلصین جماعت کے چندوں کے حساب کا ریکارڈ کسی طرح پاکستان محفوظ پہونچ جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے متعدد بار فرمایا کہ اگر پیدل قافلہ جانے کی صورت ہو تو ایک ایک کھاتہ ایک ایک کارکن کے سپرد کر دیا جائے۔ تقسیم کے بعد جودھامل بلڈنگ کے اسی کمرہ میں جو دفتر کے لئے الاٹ ہوا فروکش ہوئے۔ اُن کے ساتھ رہنے والوں کا بیان ہے کہ رات جب کبھی ان کی آنکھ کھلتی تو وہ اکثر مرحوم کو چندہ جات کا کھاتہ لئے ہوئے کام کرتے ہوئے پاتے۔ غرضیکہ محترم چوہدری صاحب کی زندگی کام۔ کام۔ کام پر مشتمل تھی۔ اور اسی دھن میں آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور ایسے مخلص اور بے لوث کارکنان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوتا جا رہا ہے، وہ اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

احمدی جماعت کے مرکز "ربوہ" میں چند گھنٹے

(از سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی)

گذشتہ دنوں سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی پاسپورٹ پر پاکستان آئے تھے۔ آپ کچھ وقت کے لئے جماعت احمدیہ پاکستان کے مرکز ربوہ میں بھی تشریف لائے۔ ذیل کا مضمون اسی سفر کے حالات و تاثرات پر مشتمل ہے جو سردار صاحب موصوف نے تحریر فرمایا۔ اور اخبار بدر قادیان (۱۳ مارچ ۱۹۶۰ء) میں شائع ہوا۔ (ادارہ)

(۱)

جب "ریاست" جاری ہوا تو اس وقت میں نہ تو احمدی جماعت کے کسی شخص سے واقف تھا اور نہ اس جماعت کے متعلق کوئی کسی قسم کی واقفیت ہی تھی۔ ریاست جاری ہونے کے بعد پہلے سال میں ہی افغانستان میں احمدی جماعت کے ایک مبلغ کو افغان گورنمنٹ کے حکم سے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اس بچارے کا جرم صرف یہ تھا کہ یہ احمدی خیالات کی تبلیغ کرتا تھا۔ میں نے جب یہ اطلاع روزانہ اخبارات میں پڑھی۔ تو میرے جسم میں ایک کپکپی سی پیدا ہوئی۔ کیونکہ میں جب بھی ظلم ہوتا دیکھتا ہوں تو میرا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ اس اطلاع کو سن کر میں نے افغان گورنمنٹ اور کنگ امان اللہ کے خلاف ایک سخت ایڈیٹوریل لکھا۔

اس ایڈیٹوریل لکھنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند احمدی حضرات مجھے اصل واقعات بتانے کے لئے میرے دفتر میں آئے۔ اور ادھر افغانستان کے قونصل جنرل مسٹر اکبر خان آئے تاکہ وہ اپنی گورنمنٹ کی پوزیشن صاف کر سکیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ دنیا میں کوئی احمدی جماعت بھی ہے۔ جس کا شعار اپنے خیال کے مطابق اسلام کی تبلیغ ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر قادیان میں ہے۔ کیونکہ میں زندگی بھر ہی مذہبی حلقوں سے قطعی بے تعلق رہا۔

اس واقعہ کے بعد مجھے کبھی کبھی احمدی جماعت کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہا اور اس جماعت کے کئی بزرگوں مثلاً محمد ظفر اللہ خاں، ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مرحوم کے حقیقی بھتیجے مسٹر اعجاز احمد جو ایک زمانہ میں دہلی میں سب جج تھے۔ اور میاں محمد صادق جو دہلی میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے سے دوستانہ تعلقات بھی رہے احمدی جماعت کے لوگ جب کبھی ملتے ان کی تبلیغی باتیں میرے لئے ناقابل برداشت حد تک ذہنی کوفت کا باعث ہوا کرتیں کیونکہ میں نظرتاً مذہبی دنیا سے قطعی الگ رہنا پسند کرتا ہوں مگر ان لوگوں کے ذاتی کیریکٹر اور بلندی کا بہت ہی مداح ہوں اور یہ واقعہ ہے کہ آج سے چند برس پہلے مجھے اپنے دفتر کیلئے جب کبھی کسی ایماندار شخص کی ضرورت ہوتی تو میں قادیان کے کسی دوست کو لکھتا کہ وہ اپنے ہاں سے کسی دیانتدار شخص کو ملازمت کے لئے بھیج دیں۔ کیونکہ میرا تجربہ تھا کہ دوسرے مذاہب کے لوگ تو خدا سے ڈرتے ہیں۔ مگر احمدی جماعت کے لوگ خدا سے اس طرح بدکتے ہیں۔ جیسے گھوڑا سایہ سے بدکتا ہے۔ اور خدا سے خوفزدہ ہونے کے باعث یہ بددیانت ہو ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ میں نے دفتر ریاست میں کئی احمدی مقرر کئے اور دفتر کے ان احمدی حضرات میں سے دو اصحاب کی زندگی کے واقعات تو مجھے اب تک یاد ہیں۔ ایک صاحب انشاء اللہ خاں اکونٹنٹ مقرر کئے گئے جو کئی برس دفتر "ریاست" میں رہے اور آج کل یہ پاکستان کی کسی بہت بڑی فرم میں آڈیٹر ہیں۔ یہ مسٹر انشاء اللہ خان کبھی دفتر کا بغیر ٹکٹ کے پوسٹ کارڈ بھی استعمال نہ کرتے۔ اور اگر کوئی ضرورت ہوتی تو ڈاکخانہ سے پوسٹ کارڈ منگا کر لکھتے اور دوسرے صاحب کا نام یاد نہیں۔ یہ لڑکا بہت ہی شریف اور نیک تھا۔ یہ دفتر سے کچھ روپیہ ایڈوانس لیتا رہا۔ اس کے ذمہ کچھ روپیہ باقی تھا تو یہ دفتر سے غائب ہو گیا۔ کچھ پتہ نہ تھا کہ یہ کہاں ہے چھ ماہ کے بعد اس کا منی آرڈر اور خط پہنچا جس میں اس نے لکھا کہ وہ ذاتی حالات سے مجبور ہو کر چلا آیا اور وہ رقم واپس کی جاتی ہے جو اس کے ذمہ ہو ایڈوانس تھی۔ اس کا ایسا کرنا اس کے بلند کریکٹر ہونے کا ثبوت تھا۔ ورنہ راقم الحروف کو نہ تو رقم یاد تھی اور نہ ہی اس کا کوئی پتہ ہی معلوم تھا۔ احمدیوں اور راقم الحروف کے تعلقات صرف اس حد تک جاری تھے۔ کیونکہ مجھے آج تک کبھی قادیان جانے کا اتفاق نہیں ہوا حالانکہ یہ میری ہمیشہ خواہش رہی کہ میں ان کے ہیڈ کوارٹر کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ ان معمولی تعلقات کی موجودگی میں احمدی حضرات کئی بار ظلم کا شکار ہوئے۔ اور "ریاست" نے ظلم کے خلاف آواز پیدا کرنا اپنا فرض اور ایمان سمجھا کیونکہ "ریاست" ظلم کے خلاف آواز پیدا کرنے کے لئے عالم وجود میں آیا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے آخری لمحوں تک اپنے اس شعار پر قائم رہا چنانچہ جوں جوں ان پر کئے جا رہے مظالم کے خلاف "ریاست" میں آواز پیدا کی جاتی میرے اور ان کے درمیان اخلاص کے تعلقات زیادہ ہوتے چلے گئے ان کے بعض لیڈروں سے خط و کتابت بھی ہوا کرتی۔ اور میری خواہش تھی کہ اگر میں کبھی پاکستان جاؤں تو اس نئی آبادی ربوہ کو بھی دیکھوں جہاں کہ یہ لوگ قادیان سے تباہ ہو کر بطور مہاجر آباد ہوئے ہیں۔ میں نے جب پاکستان جانے کا قصد کیا تو دوسرے دوستوں کے علاوہ ایک احمدی بزرگ گیانی عباد اللہ (جو سکھ مذہب اور سکھ تاریخ پر ایک اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں) کو بھی لکھا کہ اگر ممکن ہوا اور میں گوجرانوالہ اور اپنے سابق وطن حافظ آباد گیا۔ تو دو تین گھنٹہ کے لئے ربوہ بھی آؤں گا۔ کیونکہ پنڈی بھٹیاں کے راستہ حافظ آباد سے ربوہ زیادہ دور نہیں۔

میں ۲۰ فروری کی رات کو پاکستان کے لئے دہلی سے روانہ ہوا۔ اور ۲۱ کی دوپہر کو لاہور پہنچا۔ تو ۲۳ فروری کو گیانی عباد اللہ مجھ سے ملنے کے لئے لاہور نیڈوز ہوٹل میں آئے اور ان کی یہ خواہش تھی کہ میں ان کے ساتھ ربوہ چلوں۔ مگر میں نے کہا کہ میں کل کراچی جا رہا ہوں۔ وہاں سے واپس ہونے کے بعد ربوہ ضرور آؤں گا۔ میرے پاکستان کے دورہ کے حالات بہت ہی طویل اور دلچسپ ہیں۔ جو اس اخبار کے دس پندرہ صفحات سے کم جگہ میں نہیں آ سکتے اس لئے میں ان حالات میں سے اب صرف وہ لکھتا ہوں جن کا تعلق احمدی جماعت کے دوستوں سے ہے۔

میں جب کبھی بمبئی۔ کلکتہ یا کسی دوسرے شہر میں جاتا ہوں تو کوشش کرتا ہوں کہ میری موجودگی کا میرے دوستوں کو علم نہ ہو اور میں آخری روز تمام دوستوں سے مل لیا کرتا ہوں چنانچہ میں جب کراچی پہنچا تو میں نے انتظام کیا تھا کہ میں ایسی جگہ قیام کروں جس کا کسی کو علم نہ ہو حالانکہ وہاں سے حضرت جوش ملیح آبادی وغیرہ درجنوں نے زور دیا تھا کہ میں جب کبھی وہاں جاؤں تو ان کے ہاں قیام کروں کراچی میں ایک پوشیدہ جگہ پر قیام کرنے کے بعد میں پہلے روز حضرت جوش ملیح آبادی صاحب اور بھیا احسان الحق سے ملا۔ کیونکہ ان سے نہ ملنے کی صورت میں مجھے ذہنی کوفت محسوس ہوتی ان سے ملنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ اور لوگوں کو بھی کراچی میں میری موجودگی کا علم ہو گیا جمعہ کے روز کراچی کی احمدیوں کی مسجد میں جب نماز ہو چکی تو ایک احمدی نے دوسرے احمدی سے ذکر کر دیا کہ دیوان سنگھ کراچی میں ہے یہ بات جب شیخ اعجاز احمد (جو آج کل وہاں غالباً یونائیٹڈ نیشنز کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں کسی اعلیٰ عہدہ پر ہیں اور دو ہزار روپیہ کے قریب تنخواہ پاتے ہیں) نے بھی سن لی انہوں نے پوچھا کہ دیوان سنگھ کہاں ہے تو اطلاع دینے والے نے کہا کہ اس کا اسے کچھ علم نہیں۔ شیخ اعجاز احمد اور ان کے دو تین دوستوں نے کار میں میری تلاش شروع کی۔ یہ دو گھنٹہ کے قریب مختلف جگہوں سے دریافت کرتے رہے اور آخر ان کو غالباً مسٹر ظفر احمد (جو پاکستان کے تمام دورہ میں میرے ساتھ تھے) کے گھر سے علم ہوا۔ کہ میں فلاں بلڈنگ میں مقیم ہوں۔ چنانچہ یہ حضرات وہاں پہنچ گئے اور کچھ عرصہ بات چیت کرنے کے بعد انہوں نے خواہش کی کہ میں احمدی جماعت کے ہیڈ کوارٹر میں ان کے ساتھ چائے پیوں۔ میں نے بہت کوشش کی اور بار بار کہا کہ میں دن کے وقت کچھ نہیں کھایا کرتا مگر یہ نہ مانے اور شام کو مسٹر نذیر مجھے اپنی کار میں وہاں لے گئے۔ اس پارٹی میں پاکستان کی مرکزی گورنمنٹ کے ایک درجن کے قریب بڑے بڑے حکام موجود تھے کیونکہ احمدیوں میں آپس میں بہت ہی محبت اور اخلاص ہے۔ چائے کی میز پر مختلف باتیں ہوتی رہیں اور یہ پُرلطف صحبت ایک گھنٹہ کے قریب جاری رہی اور اس کے بعد میں جتنے روز کراچی میں رہا مسٹر نذیر کی کار میرے لئے وقف رہی۔ (باقی)

ولادت

مورخہ گوردو مشرقی افریقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عزیزم شیخ نذیر احمد شفیع صاحب کے ہاں لڑکا ۲۲/۳/۶۰ پیدا ہوا۔ نومولود مکرم حاجی چوہدری محمد اسماعیل صاحب آف دھرمپورہ لاہور کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے اس کا نام کرامت احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور زچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں اور یہ کہ نومولود صالح اور خادم دین بنے آمین۔ خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ

لاہور میں اساتذہ کی تربیت کا نیا ادارہ

تعلیم اور ریسرچ کی انسٹی ٹیوٹ جو ملک کے پھیلتے ہوئے تعلیمی نظام کے لئے مستند اساتذہ کی تربیت کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے امریکہ اور پاکستان کا مشترکہ منصوبہ ہے۔ لاہور میں اس ستمبر میں پہلی ششماہی کے لئے اپنے دروازے کھول دے گی۔ آج پبلک طور پر امیدوار طلباء اور انسٹی ٹیوٹ کے امیدوار عملے کے ارکان سے اپنی درخواستیں داخل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ جو پاکستان میں اپنی قسم کی پہلی انسٹی ٹیوٹ ہے ایک تعلیمی پائلٹ پلانٹ ہو گی۔ جس میں ریسرچ اور تجربات کے ذریعہ پاکستان کی ضروریات کے مطابق ابتدائی اور ثانوی درجوں کے طلباء کو پڑھانے کے نئے جدید طریقے تیار کئے جائیں گے۔ یہ طریقے منتخب شدہ مردوں اور عورتوں کو سکھائے جائیں گے وہ ان طریقوں کو ان متوقع اساتذہ کو بتائیں گے جو ملک کے باقاعدہ ٹریننگ کالجوں اور ابتدائی تربیت کے اداروں میں داخل ہوں گے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ پنجاب یونیورسٹی کا ایک حصہ ہے اور ستمبر ۱۹۶۲ء تک لاہور سے چار میل جنوب میں یونیورسٹی کے نئے احاطہ میں اس کی اپنی عمارت ہو گی۔ اس وقت تک ۳۶ اے لارنس روڈ پر عارضی کوارٹروں میں کلاسیں منعقد کی جائیں گی۔

انسٹی ٹیوٹ کا قیام

اس انسٹی ٹیوٹ کا قیام جس کی تعلیمی کمیشن کی ۱۹۵۹ء کی رپورٹ میں سفارش کی گئی تھی اور جو اب پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔ پنجاب یونیورسٹی انڈیانا یونیورسٹی امریکی نظامت بین الاقوامی تعاون (آئی سی اے) اور حکومت پاکستان کا مشترکہ منصوبہ ہے پنجاب یونیورسٹی پیشہ دارانہ عملہ اور زمین فراہم کرے گی۔ آئی سی اے نے عمارت کی تعمیر کے لئے روپیہ سامان اور انسٹی ٹیوٹ کے عملہ کی فراہمی کا ٹھیکہ دیا ہے۔ انڈیانا یونیورسٹی جو بلومنگٹن (انڈیانا) میں واقع ہے پانچ پروفیسروں کی خدمات مہیا کرے گی۔ اس پارٹی کی قیادت ڈاکٹر چیرس جنگ کریں گے جو تعلیم کے پروفیسر اور انڈیانا یونیورسٹی کے گریجوایٹ سکول کے سابق سربراہ ہیں۔ آئی سی اے سے تین سالہ ٹھیکہ کے تحت لاہور میں

انسٹی ٹیوٹ کے کچھ اخراجات اور ایسی پی ..

. . . .

... ایک اور انسٹی ٹیوٹ کے لئے جو ڈھاکہ یونیورسٹی کے ساتھ ملحق ہو گی کے لئے ۷ لاکھ ۸۴ ہزار ڈالر دئیے جائیں گے۔ ڈھاکہ کی ٹیچر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں کولوراڈو سٹیٹ کالج کے ارکان رکھے جائیں گے۔ دونوں انسٹی ٹیوٹوں کے لئے حکومت پاکستان ایک امریکی گرانٹ میں سے دس لاکھ روپیہ دے گی۔ دونوں انسٹی ٹیوٹوں میں متعدد وظائف کے لئے آئی سی اے حکومت پاکستان کو مزید فنڈ دے گی۔

چالیس طلباء کا داخلہ

لاہور میں تعلیم اور ریسرچ کی انسٹی ٹیوٹ پہلی ششماہی کے لئے تقریباً ۴۰ طلباء داخل کرے گی۔ اس میں ۴۴ ہفتہ کا ایک پوسٹ گریجوایٹ نصاب پیش کیا جائیگا جس سے ماسٹر آف ایجوکیشن (ایم۔ اے۔ ڈی) حاصل ہو سکے گی۔ جب انسٹی ٹیوٹ پنجاب یونیورسٹی کے احاطہ میں مستقل طور پر چلی جائیں گی تو انڈر گریجوایٹ نصابات اور نیے نصابات پیش کئے جائیں گے جن سے ڈاکٹر آف ایجوکیشن کی ڈگری مل سکے گی لاہور اور ڈھاکہ کی انسٹی ٹیوٹ میں بالآخر ایسی سہولتیں ہو جائیں گی کہ دونوں ۵۰۰ سے ایک ہزار کے درمیان طلباء داخل کر سکیں گی۔ دس ہفتہ کانفرنسوں میں لاہور کی انسٹی ٹیوٹ کے نصاب کی تفصیلات تیار کر لی گئیں۔ ان کانفرنسوں میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر یوکرامت ڈاکٹر ایچ ایلڈر نے شرکت کی جو انڈیانا یونیورسٹی کے سکول آف ایجوکیشن کے ایسوسی ایٹ ڈین ہیں اور جو انسٹی ٹیوٹ کا پروگرام شروع کرنے میں مدد دینے کے لئے پاکستان میں تین ماہ قیام کر رہے ہیں ستمبر تک انڈیانا یونیورسٹی سے مزید تین پروفیسر لاہور پہنچ چکے ہوں گے

ڈاکٹر جنگ کا بیان

ڈاکٹر جنگ نے جو ایک مستقل دائرکٹر کے تقرر تک انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ ہوں گے کہا کہ پاکستانی سکالرز کو جنہیں انسٹی ٹیوٹ کے عملہ کے ارکان کی حیثیت سے لیا جائے گا لاہور میں تدریسی کام سنبھالنے سے قبل اعلیٰ تربیت کے لئے امریکہ بھیجا جائے گا۔ اس سال عملہ کے تین پاکستانی ارکان کو امریکہ بھیجا جائے گا۔ ڈاکٹر جنگ نے انسٹی ٹیوٹ کی پہلی کلاس کے لئے امیدوار طلبا اور

ان پوسٹوں کے لئے امیدواروں سے انہیں درخواستیں بھیجنے کے لئے کہا ہے طلباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ انگریزی اور اردو روانی سے بول سکیں اور فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں بی۔ اے کی ڈگری رکھتے ہوں۔ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کا تدریسی کام کا کم از کم تین سال کا تجربہ ہو۔ ان لوگوں کے لئے جن کے پاس فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں ایم۔ اے کی ڈگریاں ہیں صرف ایک سال کا تدریسی تجربہ ضروری ہے۔

انتخاب

داخل کئے جانے والے طلباء ابتدائی یا ثانوی اساتذہ کی تدریس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے ان میں سے ایک کا انتخاب کر سکیں گے موسم خزاں کی سہ ماہی کے لئے جو ستمبر میں شروع ہو گی طلباء کے دونوں گروپوں کو ایک ہی قسم کے نصابات لینے پڑیں گے۔

وائس چانسلر کرامت نے انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد کا جو خلاصہ پیش کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے (۱) پاکستان میں ٹیچرز ٹریننگ کالجوں ابتدائی تربیتی اداروں اور دیگر پوزیشنوں کے لئے جنہیں تعلیمی قیادت کی ضرورت ہے اساتذہ اور ماہرین کو تیار کرنا (۲) بنیادی اور اپلائیڈ دونوں قسم کے تعلیمی مسائل کے متعلق ریسرچ کرنا اور ان کے نتائج کو شائع کرنا (۳) اساتذہ کی تیاری کے سلسلہ میں رجحانات اور مسائل سے متعلق معلومات کو پھیلانے کے مقصد کے تحت پاکستان میں ٹیچرز ٹریننگ کالجوں اور ابتدائی تربیتی اداروں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا

(۴) دیگر قائم شدہ ایجنسیوں کے تعاون سے اساتذہ اور ایڈمنسٹریٹروں کے لئے مختصر نصاب ورکشاپ اور کانفرنسوں کا اہتمام کر کے پاکستان کی صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے لئے مفید کام کرنا (۵) یونیورسٹی کے دیگر شعبوں اور کالجوں اور دوسری قائم شدہ تعلیمی ایجنسیوں کے لئے مناسب خدمات فراہم کر کے پنجاب یونیورسٹی کے باقاعدہ تربیتی پروگرام کو مستحکم کرنا ڈاکٹر یوکرامت نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ بالآخر پاکستان کو ایسے تعلیمی رہنما فراہم کرنے چاہئیں جن کی قوم کو ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کو ایک مثالی سکول بن جانا چاہیئے جہاں ایسے طریقے تیار کئے جائیں جن کو دیگر تعلیمی ادارے قوم کے تدریسی معیار کو بلند کرنے کے لئے نقل کریں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعانت الفضل

مکرم بشارت احمد صاحب بن عبدالرحیم صاحب ۹۳۳ شادباغ لاہور نے نئی موٹر سائیکل خریدی ہے۔ اس خوشی میں آپ نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ نیز بشارت احمد صاحب موصوف امسال جی کام پارٹ ون کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا:۔ عاجزہ کے خاوند نصیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی اعصابی کمزوری کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے کہ دس ماہ ہوئے ٹائیفائڈ ہوا تھا۔ اس کے بعد اس قدر کمزوری ہو چکی ہے کہ ابھی تک کروٹ خود نہیں بدل سکتے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

(صفیہ بنت قاضی عبدالسلام بھٹی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۳۳: میں محمد الدین ولد ولی محمد قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چوک وزیر خان حویلی نر پندر ناتھ شہر لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں کاروبار دکان سبزی کرتا ہوں جس کی ماہوار آمدنی ۵۰ روپے ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ ہوگی۔ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

فقط ۱۰ مارچ ۱۹۶۰ء

العبد نشان انگوٹھا محمد الدین مذکور

گواہ شد: محمد ابراہیم بقلم خود صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور

گواہ شد رحمت اللہ سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور

نمبر ۱۵۶۳۴: میں لئیق احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۶۰ء بمطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد بطور جیب خرچ ۵/۰ روپے ہے جب تک زندہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد لئیق احمد بی۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد۔ مبارک احمد نذیر (موصی) بی ۲۰ ٹی۔ سی ۳۳ تحریک جدید کوارٹرز ربوہ

گواہ شد: مرزا انور بیگ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

نمبر ۱۵۶۳۵: میں عمری زوجہ بابو محمد بخش صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت سوائے زیور ٹنڈیاں مالیتی ۷۵/- روپے کے کوئی جائیداد نہیں۔ صرف مبلغ ۲۰۰/- روپے حق مہر بذمہ میرے خاوند کے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی آمد محنت مزدوری کرکے پیدا کروں تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا عمری زوجہ بابو محمد بخش صاحب کارکن الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

گواہ شد تاج الدین محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ریٹائرڈ پروفیسر جامعہ احمدیہ

گواہ شد محمد بخش محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ بقلم خود خاوند موصیہ

ولادت

۲۲ مارچ ۱۹۶۰ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام سائرہ تنویر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب او۔ بی۔ آئی پینٹرز کی پڑپوتی اور ماسٹر شاہ محمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے۔

زکریا احمد قریشی بی۔ اے۔ مردان

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

ماؤنٹ ایورسٹ

وزیر اعظم نیپال مسٹر جی پی کوئرالہ نے کل کھٹمنڈو میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین نے دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا ہے ان کے بیان کے مطابق گرچہ نیپال نے چین کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ مگر اس چوٹی کی ملکیت پر کسی وقت بھی کشیدگی بڑھ سکتی ہے کیونکہ ایورسٹ تبت اور نیپال کے اس علاقے میں واقع ہے جہاں کہ دونوں ملکوں کے درمیان ابھی سرحدوں کا جھگڑا طے کرنا باقی ہے ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی کے بارے میں متضاد رائے ہے۔ کوئی اس کی بلندی ۲۹۰۰۲ ہزار فٹ بتاتا ہے اور کسی کے خیال کے مطابق اس کی بلندی ۲۹۱۴۱ فٹ ہے دنیا کی یہ بلند ترین چوٹی ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہے۔

اسے پہلی مرتبہ برطانوی کوہ پیماؤں کی ایک مہم کے سربراہ سر ایڈ منڈ ہلاری اور ایک نیپالی باشندے شرپا ٹن سنگھ نے سر کیا تھا۔ ان سے قبل اس چوٹی کو سر کرنے کے لئے کئی غیر ملکی مہموں نے کوشش کی مگر ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ان مہموں کے کئی افراد ہلاک ہوگئے جس روز ملکہ الزبتھ ثانی تخت سلطنت پر فروکش ہوئیں [illegible] سب سے پہلے ماؤنٹ ایورسٹ کی فتح کی خوشخبری سنائی گئی تھی۔ ہندوؤں کی قدیم کتابوں میں ماؤنٹ ایورسٹ کا اصل نام گوری شنکر بیان کیا جاتا ہے۔ مگر برطانوی دور حکومت میں ایک سابق انگریز سرویر سر جارج ایورسٹ کے نام پر اس کا نام مونٹ ایورسٹ رکھ دیا گیا۔ دنیا کی یہ بلند ترین چوٹی سلسلہ کوہ ہمالیہ کا ایک حصہ ہے یہ سلسلہ کوہ نیپال اور تبت کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان حد فاصل کا کام دیتا ہے۔ بدھ مذہب کے ماننے والے شرپاؤں اور لاماؤں کے نزدیک گوری شنکر کا درجہ ماں کے برابر ہے اور وہ اسے مادر ارض خیال کرتے ہیں۔ جس طرح اس بلند ترین چوٹی کی تقدیس تبت میں کی جاتی نیپال کے شرپا بھی اسے مقدس سمجھتے ہیں۔

مسٹر جی پی کوئرالہ نے کل پریس کانفرنس میں یہ بھی بتایا کہ نیپال ماؤنٹ ایورسٹ پر چین کا حق ملکیت تسلیم نہیں کرتا کیونکہ یہ نیپال کی حد میں واقع ہے صرف اس کا شمالی حصہ تبت کی طرف ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس علاقے کے کچھ حصہ پر نیپال نے بھی چین سے دعویٰ کیا ہے مگر انہوں نے اس حصہ کے بارے میں ہنوز کوئی وضاحتی بیان نہیں دیا۔ ماؤنٹ ایورسٹ کے قرب و جوار میں کوہ ہمالیہ کی اور بھی بلند ترین چوٹیاں گاڈون۔ آسٹن۔ کنچن جنگا نانگا پربت۔ دھولگری۔ اور نندا دیوی واقع ہیں۔ ان تمام پہاڑی چوٹیوں کا عقب تبت کی سرحد سے منسلک ہے سلسلہ کوہ کا یہ حصہ باقی تمام حصوں سے بلند ترین ہے۔ اور اس میں دشوار گزار درے ہیں۔ جہاں سارا سارا سال برف جمی رہتی ہے۔ صرف گرمیوں کے موسم میں ان کے راستے کچھ تجارت ہوتی ہے۔ بھارت کا شہر چراپونجی اسی سلسلہ کوہ کے دامن میں واقع ہے۔ جہاں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔

اس پہاڑی علاقہ میں ساگوان کے گھنے جنگلات وہیں پہاڑوں کے دامن میں ربڑ چائے اور سنکونا کی پیداوار ہوتی ہے۔

(۱) امتحان کتاب شہادۃ القرآن

حسب ہدایات مندرجہ الفضل ۱۷/۲۹/۳/۶۰ زعماء کرام زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اللہ احباب کو شامل امتحان فرمادیں امید ہے۔ پرچہ سوالات تقسیم ہوچکا ہوگا۔ پرچہ جوابات ۷ ؍۲ تک مکمل ہونا لازم ہے۔ شامل امتحان احباب کی فہرست بنام قائد تعلیم ارسال مرکز فرمادیں۔ کتاب شہادۃ القرآن کے ۲۵ نسخے خریدنے پر قیمت سوا روپیہ فی نسخہ ہے۔ ورنہ ڈیڑھ روپیہ۔ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے طلب فرمادیں۔

(۲) اطفال کیلئے وظائف تعلیمی

حسب اعلان مندرجہ اخبار الفضل ۶۲/۱۷/۳/۶۰ انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سال بھر کی پوری فیس اور نصف فیس بطور وظیفہ اول و دوم آنے والے احمدی طلبہ کو ملے گا۔ یہ امتحان اجتماع خدام کے دنوں میں ہوگا۔ شرط شمولیت احمدی طلبہ عمر ۹ تا ۱۴ مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمادیں۔

(۳) انصار اللہ کراچی کی طرف سے عطیہ

نصاب کے لئے ملاحظہ فرمادیں الفضل ۶۲/۱۷/۳/۶۰ مالیت وظیفہ ۱۵/- روپے ایک سال کیلئے

شرائط۔ جامعہ احمدیہ اور کالجوں کے احمدی طلبہ امتحان مقابلہ میں بیٹھیں گے جو اجتماع خدام الاحمدیہ کے دنوں میں ہوگا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا اول آنے والے کو وظیفہ ملے گا۔

(قائد تعلیم انصار اللہ)

کراچی میں صدر ناصر کا پُرجوش استقبال

ایوانِ صدر تک دس میل لمبے راستہ پر بے پناہ ہجوم

کراچی ۱۱ اپریل متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کل شام کراچی پہنچے تو ہزاروں شہریوں نے ان کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ فضائی اڈہ سے ایوان صدر تک دس میل لمبے راستہ پر لوگوں کے بے پناہ ہجوم نے فلک شگاف نعرے لگا کر صدر ناصر اور ان کے وطن سے اظہار عقیدت کیا۔ یہ سارا راستہ متحدہ عرب جمہوریہ کے جھنڈوں اور جھنڈیوں سے آراستہ تھا اور جگہ جگہ آرائشی دروازے لگے ہوئے تھے۔

جونہی صدر ناصر طیارے سے اُترے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور انہوں نے صدر متحدہ عرب جمہوریہ سے گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اس موقع پر اکیس توپوں کی سلامی دی گئی اور فضائیہ پاکستان کے جٹ طیاروں نے جنہوں نے کراچی سے پچاس میل کے فاصلے پر صدر ناصر کے طیارے کی پذیرائی کی تھی۔ غوطہ لگا کر سلامی اتاری۔

اس کے بعد دونوں صدر سلامی کے چبوترے پر پہنچے اور بری بحری اور ہوائی فوجوں سے منتخب چاق و چوبند نوجوانوں کے ایک دستے نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقع پر بینڈ باجہ دونوں ملکوں کے قومی ترانوں کی دلنواز دھنیں بجا رہا تھا۔ اور ہوائی اڈے میں استقبال کے لئے جمع شدہ بے شمار شہری تالیاں بجا بجا کر صدر ناصر کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

صدر ناصر کے استقبال کے لئے جو اصحاب ہوائی اڈے پر جمع تھے۔ ان میں کابینہ پاکستان کے ارکان، سفارتی نمائندے اعلیٰ سول اور فوجی افسر، متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارتخانے کے ارکان اور کراچی کے معزز شہری بھی شریک تھے۔

ہوائی اڈے پر موجود وزراء لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر خوراک و زراعت مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ مسٹر شعیب وزیر خزانہ، مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر اطلاعات و نشریات اور مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم پر مشتمل ہیں۔ یاد رہے مسٹر [illegible] صدر متحدہ عرب جمہوریہ کے دورہ پاکستان میں میزبان وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ اور انقلابی حکومت کے قیام کے بعد کابینہ کے ارکان میں سے وہی سب سے پہلے قاہرہ گئے تھے۔ صدر پاکستان نے صدر ناصر سے اپنی کابینہ کے ارکان کا تعارف کرایا۔ بعد میں افسر تشریفات نے سفارتی نمائندوں اعلیٰ سول و فوجی افسروں اور معزز شہریوں کو صدر ناصر کی خدمت میں پیش کیا۔

صدر ناصر دوسری دفعہ پاکستان آئے ہیں اس سے پیشتر وہ ۱۹۵۵ء میں آئے تھے۔ انتیس دوسرے اصحاب بھی اس دورے میں ان کے ہم رکاب ہیں۔ جن میں ڈاکٹر محمود فوزی وزیر خارجہ، صدارتی امور کے وزیر علی صابری اور شمالی علاقوں کے بلدیات کے وزیر۔ متحدہ جمہوریہ کے مشہور اخباروں کے ایڈیٹر اور نشریات کے ماہر بھی شامل ہیں صدر ناصر کے کراچی پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے کراچی کے شہریوں نے ہوائی اڈے سے ایوان صدر تک کے دس میل لمبے راستے پر جمع ہونا شروع کر دیا تھا۔ بعض مقامات پر اتنی بھیڑ تھی کہ لوگوں کی تین تین چار چار قطاریں ایک دوسرے کے پیچھے کھڑی تھیں۔

صدر ناصر اور صدر ایوب ہوائی اڈے سے ایک کھلی کار میں بیٹھ کر جیل روڈ کے راستے ایوان صدر روانہ ہوئے۔ ان کی کھلی کار کے آگے اور پیچھے موٹر سائیکل سوار محافظ اور پولیس کی گاڑیاں تھیں ان کے بعد وزیروں۔ سفارتی نمائندوں، اعلیٰ سول اور فوجی افسروں اور معزز شہریوں کی کاریں تھیں کاروں کا یہ جلوس بڑا لمبا تھا۔ جوں جوں صدر ناصر اور صدر ایوب کی کار ایوان صدر کے قریب پہنچتی گئی مشتاق عوام کا جمگھٹا بڑھتا گیا۔ یہ لوگ صدر ناصر زندہ باد اور صدر ایوب زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے اور ان میں بینڈ باجے دلنواز نغموں کی دھنیں بجا رہے تھے۔

جب یہ جلوس ایوان صدر کے قریب پہنچ گیا تو صدر پاکستان کے باڈی گارڈ جلوس کے آگے آگے ہو لئے۔ ایوانِ صدر کے بڑے دروازے پر بھی صدر کے باڈی گارڈز کا ایک دستہ کھڑا تھا۔ جس نے دونوں صدروں کی سلامی اتاری

جماعت احمدیہ کی اکتالیسویں (۴۱) مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ اول)

غور و فکر مکمل ہو گیا اور شوریٰ نے ان سب امور کے متعلق اپنی سفارشات پیش کر دیں اس طرح شوریٰ نے دو روز (مورخہ ۸ و ۹ اپریل) میں ہی اپنی کارروائی مکمل کر لی —

۹ اپریل کے دوسرے اجلاس کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے نمائندگان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح مجلس مشاورت جس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں عاجزانہ دعاؤں سے ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہو گئی۔ (تفصیلی روئداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائیگی)

ماسٹر تارا سنگھ بارہ سو سکھ یاتریوں کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔

لاہور ۱۱ اپریل اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کل بذریعہ کار یہاں پہنچے۔ بارہ سو سکھ یاتریوں کا ایک جتھا بھی بذریعہ ٹرین کل یہاں پہنچا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ اس جتھے کی قیادت کر رہے ہیں۔ یہ پارٹی کل رات ایکسپیشل ٹرین کے ذریعہ پنجہ صاحب روانہ ہو گئی ہے شاہی مسجد کے قریب کارپوریشن گراؤنڈز میں انہیں انجمن تحفظ مقامات مقدسہ کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے انجمن کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ سردار گیانی گورمکھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم مذہبی اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے سے بہت دور ہو گئے تھے۔ لیکن اب یہ کشیدگی بہت کم ہو گئی ہے اب ہم زیادہ محبت و اخلاص سے ملتے ہیں اور یہ حکومت پاکستان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپ نے پاکستان میں گوردواروں کی حالت پر اطمینان کا اظہار کیا۔

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر احمد ونیس ربوہ)

(۲) میرے لڑکے عزیز ظہور احمد شاہ کا محکمانہ امتحان ۱۱ سے ۱۵ اپریل تک ہو رہا ہے۔ جس پر اس کی ترقی کا دارومدار ہے۔ احباب جماعت اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عبدالستار شاہ نیئر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

(۳) گذشتہ دنوں میرا بڑا لڑکا بیمار تھا احباب کی دعاؤں سے صحت ہو گئی ہے لیکن اب چند روز سے میرا چھوٹا بچہ عزیز اعجاز احمد بعارضہ بخار و کھانسی سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) محمد نواز گورائیہ۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ (م)

(۴) میری بچی بعمر دس گیارہ ماہ کو کل سے ضعف کی شکایت ہو گئی ہے اور بخار بھی ہے احباب جماعت کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد محلہ دارالیمن ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ واقف زندگی کی صاحبزادی عزیزہ تنویر اختر کا نکاح شمس اسلام صاحب ظفر بی۔ ایس سی ابن مکرم پیر عبدالقدوس صاحب ۵۲ راج گڑھ روڈ لاہور کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مورخہ ۳۰ مارچ ۶۰ء بعد عصر مسجد محمود ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین (مشتاق احمد باجوہ نائب وکیل الزراعت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷